صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات، ۸ نومبر ۱۹۹۰ء

پنجشنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

جلد II — شمارہ ۱

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات ۸ نومبر ۱۹۹۰ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک ۳

ممبران کا حلف ۵

ایسے رکن کا تعین جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے ۶

اجلاس کی طلبی کا فرمان

No. LEGIS - (21) 90/155 Dated Lahore, 7th Nov, 1990

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on THURSDAY 8th November, 1990 at 10.00 a. m. in the Assembly Chambers, Lahore. For Purposes of clause (2-1) of Article 130 of the constitution.

Dated LAHORE, THE
th November, 1990.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
"Governor of the Punjab"

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات ' 8 نومبر 1990ء

صوبائی اسمبلی پنجاب

پنجاب اسمبلی کا دوسرا اجلاس

جمعرات ' 8 نومبر 1990ء

(پنجشنبہ 19 ربیع الثانی 1411 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 11 بجے صبح منعقد ہوا۔

جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى
اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ
تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا○

النحل پارہ ۱۴ آیت ۹۰ سورہ النساء پارہ ۵ آیت ۱۳۵

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے اور انہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اے ایمان لانے والو! انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب ' اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

سید چراغ اکبر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا کہ اسمبلی کا اجلاس 9 بجے بلایا گیا تھا اور شروع دس ' سوا دس بجے ہوا تھا۔ آج اسمبلی کا اجلاس 10 بجے طلب کیا گیا تھا اور تقریباً" 11 بجکر 10 منٹ پر شروع ہو رہا ہے۔ میری آپ سے اور آپ کے توسط سے ارکان اسمبلی سے بھی گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لایا کریں تاکہ اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہو سکے۔

جناب سپیکر: سید چراغ اکبر صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ کیا آج کسی صاحبان کا حلف ہونا باقی ہے؟

میاں منظور احمد موہل۔ جناب سپیکر! پہلے پینل آف چیئرمین کا اعلان کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب ' آپ تشریف رکھیں یہ اجلاس غیر معمولی اجلاس ہے ' یہ خصوصی نشست ہے اور یہ صرف وزیر اعلیٰ کی ascertainment of majority کے لئے ہے۔ اس لئے میرے خیال کے مطابق اس خصوصی اجلاس کے لئے صدر نشینوں کی جماعت کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

میاں منظور احمد موہل: آپ رولنگ سے پہلے اس کو دیکھ لیتے اس میں خصوصی اجلاس یا کسی بات کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں یہ ہے کہ پہلا جو اجلاس حلف وفاداری کا ہے ' اس میں یہ ضروری نہیں ہے۔ اس کے بعد جب بھی اجلاس ہو گا اس کے لئے ضروری ہو گا یہ وزیر اعلیٰ سے پہلے کا باب ہے۔ جو بھی کام ہو وہ ٹھیک ہونا چاہئے یہ رول 14 ہے کہ :۔

14. *(1)* At the commencement of each session, the Speaker shall nominate from amongst members a panel of not more than four Chairmen, and arrange their names in an order of precedence ; and in the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, the person whose name is highest on the panel, from among those present at the sitting shall take the Chair.

یہ تیسرا باب ہے۔ اگلا چوتھا باب وزیر اعلیٰ سے متعلق ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہو گا کہ پہلے آپ صدر نشینوں کی جماعت کا اعلان کریں ' اس کے بعد یہ کارروائی شروع ہو گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال کے مطابق میں نے موہل صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر جو گزارش کی

ہے کہ یہ خصوصی نشست ہے اور یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ascertainment of majority کے لئے ہے ۔ اور ان میں سپیکر نے خود preside کرنا ہوتا ہے ۔ اور اس میں پینل کے کسی چیئرمین کے preside کرنے کے کوئی chances نہیں ہوتے ہیں ۔ اس میں ہمارے سامنے قومی اسمبلی کی بھی رسم موجود ہے کہ وزیر اعظم کے انتخاب کے لئے وہاں پر انہوں نے صدر نشینوں کی جماعت کا اعلان نہیں کیا ہے۔

جناب چراغ اکبر شاہ: جناب! باب سوم 14 میں واضح طور پر لکھا ہے۔

Panel of Chairmen and Temporary Chairman.	14. (1) At the commencement of each session, the Speaker shall nominate from amongst members a panel of not more than four Chairmen, and arrange their names in an order of precedence ; and in the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, the person whose name is highest on the panel from among those present at the sitting shall take theChair.

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے ۔ اب اس کو دوبارہ take up نہیں کیا جا سکتا ہے۔

جناب ریاض فتیانہ: پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اقلیتی نشستوں کا انتخاب ہمارے ساتھ 27 اکتوبر کو ہوا تھا ' لیکن ابھی تک ان کی Notification بھی جاری نہیں ہو سکی ہے جس وجہ سے وہ نہ تو حلف اٹھا سکے ہیں اور نہ ہی سپیکر کے انتخاب میں حصہ لے سکے اور نہ ہی وہ آج وزیر اعلیٰ کے انتخاب میں حصہ لے سکیں گے۔

جناب سپیکر: یہ فتیانہ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر کافی متعلقہ ہے ۔ اقلیتوں کے ہمارے جو دوست ہیں وہ میرے پاس بھی آئے ہیں اور انہوں نے مجھے Official Announcement بھی دکھائی ہے اور Official Announcement میں ان آٹھ اراکین اسمبلی کا انتخاب ہو چکا ہے ۔ لیکن چونکہ چیف الیکشن کمشنر کے دفتر سے ان کی Notification نہیں ہوئی ہے ۔ لہذا یہاں ان کا حلف نہیں ہو سکتا جس وقت تک ان کا Notification نہ ہو جائے ۔ میں نے ابھی ذاتی طور پر چیف الیکشن کمشنر کے دفتر سے رابطہ قائم کیا ہے ۔ میرے خیال میں آج ان کا Notification ہو جائے گا اور پرسوں کے اجلاس میں ان کا حلف ہو جائے گا۔

جناب چراغ اکبر شاہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسے وزیر اعلیٰ کی اکثریت کے لئے قواعد میں ترمیم دی گئی ہے ۔ یہ رول 14 میں بھی ترمیم کر دی جائے تاکہ آئندہ یہ ضرورت نہ پڑے کہ خصوصی اجلاس میں صدر نشینوں کی جماعت نامزد کریں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس بارے میں ہم نے گزشتہ اجلاس میں مجالس بنائی تھیں جو قانون اور پارلیمانی امور کی مجلس تھی۔ گزشتہ Term میں ' وہ ہمارے پنجاب اسمبلی کے قواعد کو ترمیم کرنے کے بارے میں اس پر غور و خوض کر رہے تھے ' اس میں کافی حد تک بات آگے بڑھی ہے ۔ اس دفعہ قانون اور پارلیمانی امور کی جو کمیٹی ہو گی وہ میرے خیال میں ان سارے معاملات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس میں کوئی ترمیم تجویز کر سکتی ہے۔ جی حافظ صاحب!

حافظ سلمان بٹ: جناب والا! اگر آپ نے رولنگ دینے سے پہلے مجھے اجازت دی ہوتی تو میں نے بھی یہی رول 14 سے متعلق عرض کرنا تھی۔ اس میں یہ واضح ہے کہ ہر اجلاس میں دیگر بزنس شروع کرنے سے پہلے سپیکر کو صدر نشینوں کی جماعت کا اعلان کرنا چاہئے ۔ خصوصی اجلاس یا کسی دیگر اجلاس کا اس میں حوالہ نہیں ہے۔

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: شکریہ۔ حافظ صاحب! میں اس پر پہلے رولنگ دے چکا ہوں۔ حلف کے لئے جن معزز اراکین کا حلف باقی ہے وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ (اس مرحلہ پر دو اراکین نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔)

اس نشست میں جن اراکین نے مشترکہ حلف اٹھایا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :۔

1۔ ڈاکٹر محمد انوار الحق	پی پی 120 ' لاہور V
2۔ ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	پی پی 43 ' فیصل آباد I

ایسے رکن کا تعین جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔

جناب سپیکر: آئین کے آرٹیکل (a)(2) 130 کے تحت ارکان اسمبلی کی اکثریت کے حامل رکن کی ascertainment کرنے کے لئے تجویز نامے داخل کرنے کا وقت 7 نومبر 1990ء 6 بجے شام تک تھا۔ پہلے تجویز نامے جناب غلام حیدر وائیں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب حلقہ نیابت 178 کے حق میں موصول ہوئے۔ یہ تجویز نامے جناب سردار نصراللہ خان دریشک' جناب سردار اللہ یار ہراج' محترمہ فوزیہ بہرام اور جناب شاہ محمود قریشی کی طرف سے ہیں۔ سب جانچ پڑتال کے بعد یہ تجویز نامے درست پائے گئے۔ ایک تجویز نامہ جناب اکرام ربانی صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب حلقہ نیابت پی پی 154 کے حق میں موصول ہوا۔ جو جانچ پڑتال کے بعد درست پایا گیا۔ یہ تجویز نامہ ملک اقبال احمد خان لنگڑیال کی طرف سے ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ (e)16۔ کے تحت ان دو اراکین اسمبلی میں سے ایسے رکن کا تعین کرے گا۔ جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔ سیکرٹری اسمبلی سے میں یہ کہوں گا کہ وہ اس کے مفصل طریق کار کے متعلق بتائیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز اراکین! تعین کی کارروائی کے آغاز میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ اراکین اپنی اپنی نشستیں سنبھال سکیں۔ گھنٹیوں کے خاتمے کے بعد لابیوں کے تمام دروازے مقفل کر دئے جائیں گے۔ چونکہ جناب غلام حیدر وائیں کے حق میں پہلے تجویز نامے موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے قواعد کے مطابق جو اراکین جناب غلام حیدر وائیں کی حمایت کرنا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں اس مقصد کے لئے متعین شمار کنندہ (Teller) کے پاس سے گزریں گے۔ جو ان کی رائے درج کریں گے۔ شمار کنندہ کے پاس پہنچ کر ہر رکن اپنی باری میں اپنا الاٹ کردہ ڈویژن نمبر پکارے گا۔ ہر رکن کا ڈویژن نمبر پکارے گا۔ اور شمار کنندہ اسی وقت متعلقہ رکن کا نام پکار کر ڈویژن میں اس کے نمبر ٹک مارک (Tick mark) کرے گا۔ ارکان کی سہولت کے لئے ان کا "پی پی" نمبر ہی ان کا ڈویژن نمبر ہے۔ کوئی معزز رکن اس وقت تک شمار کنندہ (Teller) کے پاس سے نہیں ہٹے گا جب تک وہ اپنی رائے کے صحیح اندراج کا اطمینان نہ کر لے۔ اپنی رائے درج کرانے کے بعد متعلقہ رکن لابی میں چلے جائیں گے۔ اور اس وقت تک چیمبر میں واپس نہیں آئیں گے جب تک دوبارہ گھنٹیاں نہ بجائی جائیں۔ جب غلام حیدر وائیں صاحب کے حق میں جانے والے تمام ارکان اپنی رائے کا اندراج کرالیں گے تو پھر رانا اکرام ربانی کے حق میں جانے والے تمام ارکان اسی طریق کار کے مطابق اس عمل میں حصہ لیں گے۔ اب معزز ارکان کارروائی کا

آغاز کریں - باری باری قطار میں شمار کنندگان کے پاس تشریف لے جائیں -

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Ayes Side جو کہ دائیں طرف ہے۔

جناب سپیکر : گھنٹیاں بند کی جائیں اور یہ لابیز کے دروازے بند کئے جائیں۔ اب ascertainment کے لئے کارروائی کا آغاز ہوتا ہے - معزز اراکین جو غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنا ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ آہستہ آہستہ قطار میں شمار کنندگان کے پاس جائیں۔

(اور معزز اراکین اسمبلی اپنا ووٹ دینے کے لئے شمار کنندگان کے پاس جانے لگے)

جناب سپیکر : جو معزز اراکین اسمبلی رانا اکرام ربانی کو اپنا ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ اپنی نشستوں پر سے قطار میں ادھر تشریف لے جائیں)۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اپنا ووٹ ڈالنے ۔کے لئے شمار کنندگان کے پاس جا رہے ہیں . ....)

جناب سپیکر : دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں - یہ گھنٹیاں اس لئے بجائی گئی ہیں کہ معزز اراکین ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں اور معزز اراکین ہاؤس میں آنا شروع ہو گئے -)

جناب سپیکر : آرڈر پلیز' اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ڈویژن کے بعد جو نتیجہ سامنے آیا ہے اس کے مطابق جناب غلام حیدر وائیں کو اس ایوان کے معزز اراکین کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے - لہذا آئین کے آرٹیکل 130 (2)(a) کی مناسبت سے ان کے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے کیونکہ ان کی حمایت میں 201 اراکین نے ووٹ دیا ہے۔

.....(نعرہ ہائے تحسین).....

جبکہ رانا اکرام ربانی کی حمایت آٹھ (8) اراکین نے کی ہے۔

جناب سپیکر : رانا اکرام ربانی صاحب کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے؟

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف) : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب غلام حیدر وائیں جو قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے بحیثیت ایک سیاسی کارکن ایسا کرتے ہوئے اس لئے بھی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں نے یہ مقام ایک سیاسی عمل کے ذریعے ' ایک سیاسی جدوجہد کے ذریعے حاصل کیا ہے۔ جبکہ ماضی قریب میں سیاسی مورخین نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ بعض لوگ صرف اور صرف سرمائے کے بل پر ہی اس سیٹ پر متمکن رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی اس لئے بھی ہے کہ میں نے 20 مہینوں میں اس نشست کا جو مشاہدہ کیا ہے ' میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ ہمارا واسطہ کچھ اس طرح سے رہا کہ جیسے ایک خراب ٹیلی ویژن ہو جس پر کبھی کبھی تصویر نظر آتی تھی اور اگر تصویر نظر آتی تھی تو آواز نہیں آتی تھی۔ وائیں صاحب کی موجودگی میں کم از کم یہ ہو گا کہ وہ سیاسی کارکن ہیں حزب اختلاف کا سامنا اپنے تجربے کے بل پر اور اپنی سیاسی بصیرت کے ساتھ کریں گے کہ وہ ہمیں ساتھ لے کر اس ایوان کو چلائیں اور پنجاب کے عوام کو درپیش مسائل یا حزب اختلاف کی جانب سے پیش کی جانے والی تجاویز براہ راست ان تک پہنچ سکیں گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم سب دوست جو اس ایوان میں موجود ہیں ایک بہتر طریقے سے سیاسی عمل کو آگے بڑھا سکیں گے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے نئے منتخب ہونے والے قائد ایوان کو پوری حمایت کا یقین دلاتا ہوں۔

پنجاب کی خوشحالی ' پنجاب کے عوام کی بہتری اور خصوصاً معاشی طور پر میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ خصوصاً معاشی طور پر پنجاب کو خود کفیل بنانے کے لئے جو کوششیں جو پالیسیاں وہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں انہیں ہماری پوری حمایت حاصل ہو گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب قائد ایوان غلام حیدر وائیں صاحب کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے؟

قائد حزب اقتدار (جناب غلام حیدر وائیں): جناب سپیکر! میں آج پاکستان کے سب سے بڑے منتخب ایوان کی جانب سے اسلامی جمہوری اتحاد کے نمائندہ اور کارکن ہونے کی حیثیت سے اس ایوان کا سربراہ منتخب ہونے پر تمام معزز اراکین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پنجاب کے عوام کے تاریخ کے سب سے بڑے Mandate کے نتیجے میں منتخب ہونے کے بعد اتنی بھاری اکثریت سے مجھے اپنا یہ بھرپور اعتماد دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا پوری شدت سے احساس ہے کہ 1946ء کی اس تاریخ ساز

تحریک جو بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے برصغیر کے مسلمانوں نے اٹھائی اور 1946ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں ایک تاریخ ساز Mandate اس جماعت کو دے کر پاکستان بنانے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ جناب سپیکر! میری رائے اور میری سوچ کے مطابق پنجاب کے عوام نے ایک بار پھر اپنی اس تاریخی اور تاریخ ساز تاریخ کو دہرایا ہے اور اسلامی جمہوری اتحاد ' اس کی حلیف جماعتوں اور خاص طور پر پاکستان مسلم لیگ کے نمائندگان کو جو بھرپور اعتماد دیا ہے یہ بھی پاکستان کی جمہوری تحریک کا ایک تاریخی باب ہے اور ایسے وقت میں جبکہ پنجاب کی اس اسمبلی میں اسلامی جمہوری اتحاد کے نمائندگان کی ایک بھاری اکثریت منتخب ہو کر یہاں تشریف لائی۔ ان کا آج مجھ جیسے کارکن پر اتنا بڑا اعزاز اور اس سے سرفراز کرنے کا یہ لمحہ میری تاریخ کا سب سے محترم لمحہ ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں اس ایوان کے ان معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو توقعات اسلامی جمہوری اتحاد سے وابستہ کی ہیں اور انہوں نے جو ذمہ داریاں میرے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ میں انشاء اللہ ان کی توقعات کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام بصیرتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤں گا۔

پیشتر اس کے میں اپنے جذبات کو آگے بڑھاؤں۔ میں اس واقعہ پر حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز اراکین کے اس جذبہ جمہوریت کو بھی خراج تحسین پیش کرتاہوں۔ جنہوں نے آج رانا اکرام ربانی صاحب کو اپنا نمائندہ نامزد کر کے ان کو بھی اپنے ووٹ سے نوازا ہے اور رانا اکرام ربانی صاحب نے بظاہر اتنی بڑی اکثریت کے ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو ایک امیدوار نامزد کر کے ان جمہوری روایات کو جلا بخشی جو کہ اس ملک میں آئندہ بھی جاری و ساری رہنی چاہئیں۔

میری نظر میں جہاں اسلامی جمہوری اتحاد اور آزاد منتخب امیدواران بلکہ منتخب نمائندگان اور اراکین صوبائی اسمبلی نے اپنی پارٹی اور اپنے ضمیر کے فیصلہ کے مطابق مجھے اپنے بھاری اعتماد سے نوازا ' ویسے ہی حزب اختلاف میں تشریف فرما اراکین صوبائی اسمبلی نے اس موقعہ پر اپنی choice (پسند) کے امیدوار کو اس اعزاز کے لئے نمائندہ بناتے ہوئے اور اسے اپنی پارٹی کے فیصلے کے مطابق ووٹ دے کر فی الحقیقت جمہوری اقدار کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ جس سے یہ جمہوری اقدار اور بھی آگے بڑھیں گی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور اس معزز ایوان کی یہ پرشکوہ عمارت جس نے اپنی زندگی میں عروج و زوال کے بے شمار مواقع دیکھے ہوئے ہیں اور اس پرشکوہ عمارت میں عروج وزوال کا ایک جہاں آباد رہا ہے جس کے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

وہی کارواں وہی راستے وہی زندگی وہی مرحلے
مگر ہم اپنے اپنے مقام پر کبھی ہم نہیں کبھی تم نہیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جمہوری عمل کا سب سے قابل قدر جوہر ہی یہی ہے کہ عوام کی خواہشات کے مطابق ان کے Mandate کو in letter and spirit قبول کیا جائے ۔ اور اس کی روشنی میں عوام کے خوشحال مستقبل کے لئے حزب اقتدار پر بیٹھنے والے اراکین اور حزب اختلاف میں تشریف فرما اراکین اسمبلی مل جل کر ایک خوشحال پنجاب اور ایک خوشحال تر پاکستان کا ایک ایسا جہاں آباد کریں۔ جس میں میرے وطن کا غریب ' میرے وطن کا محنت کش ' میرے وطن کا نوجوان ' میرے وطن کا کسان اور میرے وطن کی اقلیتیں یہ محسوس کریں کہ عوام کا دیا ہوا فیصلہ ان کے لئے برکتیں ' ان کے لئے خوشحالی اور ان کے لئے امن و امان کا گہوارہ بنے گا۔

جناب سپیکر! مجھے رانا اکرام ربانی صاحب کے ان جذبات کا بے حد احترام ہے۔ جس میں انہوں نے ایک سیاسی کارکن کو یہ اعزاز ملنے پر مجھے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ فی الحقیقت حزب اقتدار میں بیٹھنے والے ان اراکین کی شفقت اور ان کے حسن انتخاب کی داد دینے کے ساتھ ساتھ منفرد بات جس کا تذکرہ میرے بھائی قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی صاحب نے کیا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اعزاز غلام حیدر وائیں کو نہیں ملا بلکہ اسلامی جمہوری اتحاد ' اس کی حلیف جماعتوں اور خاص طور پر مسلم لیگ کے کارکن کو ملا ہے ۔(نعرہ ہائے تحسین) اس عزت افزائی پر میں اس ایوان میں حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے تمام تشریف فرما ارکان کو نہ صرف اپنی جانب سے بلکہ اسلامی جمہوری اتحاد اور اسکی حلیف جماعتوں اور پاکستان مسلم لیگ کے کارکنوں کی جانب سے ان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں تو فی الحقیقت یہی سمجھتا ہوں کہ یہ اعزاز مجھے نہیں ' آئی جے آئی اس کی حلیف جماعتوں اور پاکستان مسلم لیگ کے کارکنوں کو ہی نہیں بلکہ پاکستان کی ان تمام سیاسی جماعتوں کے

کارکنوں کے اس ۔ کو جنہوں نے ہمیشہ خلوص کے ساتھ اپنی جماعتوں سے اپنی نظریاتی وابستگی رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کے نہایت قیمتی وقت کو اس کے لئے وقف کیا ہے ۔ اپنی اپنی جماعتوں کے ان نظریات کی تبلیغ اور اس کو متحرک بنانے کے لئے اپنی بے بہا قربانیاں دیں۔ ان تمام کارکنوں کا میں ایک ادنیٰ ' بلکہ ان کے طبقہ کا میں ایک ادنیٰ سا نمائندہ آج آپ کے سامنے حاضر ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس ملک کے خوشحال مستقبل کے لئے ' پنجاب کے خوشحال تر مستقبل کے لئے اور اس ملک میں جمہوری روایات کے چراغ کو فروزاں کرنے کے لئے مجھے نہ صرف اسلامی جمہوری اتحاد اور اس کی حلیف جماعتوں کے منتخب اراکین اور ان مخلص کارکنوں کا تعاون اور سرپرستی حاصل رہے گی جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز دیگر تمام پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے ان مخلص اور ان تھک کارکنوں کا تعاون ان کی دعائیں اور سرپرستی مجھے حاصل ہو گی۔ جو اپنی جماعتوں کے ساتھ اپنی وابستگی کو اپنی زندگی کا سب سے قابل قدر حصہ سمجھتے ہیں ۔ جناب سپیکر! میں آج یہ بات محسوس کر رہا ہوں کہ ماضی قریب میں ہمارے ان منتخب مقدس ایوانوں میں منتخب ہو کر آنے والے محترم اراکین اسمبلی کی کارکردگی کے بارے میں بعض ایسی باتیں وابستہ ہوئیں جس سے ان ایوانوں کا وقار اور تقدس کو مجروح ہوتے بھی دیکھا۔ یہ ہماری جمہوری تاریخ کا ایک بدقسمت حصہ ہے کہ یہاں پر بیٹھنے والے محترم اراکین کے بارے میں Horse Trading کی اصطلاحیں ایجاد ہوئیں ۔ میں ان تلخیوں میں نہیں جانا چاہتا ۔ لیکن ایک بات میں اس مقدس ایوان میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں تشریف رکھنے والے اراکین سے کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان اور اس ایوان میں تشریف رکھنے والے منتخب اراکین کی یہ اخلاقی ' سیاسی اور جمہوری ذمہ داری ہے کہ وہ اس ایوان کے اس حسن کو واپس لانے کے لئے اپنا کردار پیش کریں جو ان ایوانوں کا سب سے قابل قدر ورثہ ہے۔

ہمیں ہارس ٹریڈنگ کے تمام معاملات کو حرف غلط کی طرح پاکستان کی جمہوری تاریخ سے ختم کرنا ہو گا اور ہمیں ان ایوانوں کے تقدس کو عظمتیں فراہم کرنے کے لئے اپنے حسن کردار کی ایسی مثالیں پیش کرنا ہوں گی جن پر کوئی انگشت نمائی نہ کر سکے ۔ میں آج اس اسمبلی کی فضا کو گواہ بنا کر اپنے حزب اقتدار کے بنچوں پر تشریف رکھنے والے تمام پر عزم ساتھیوں کے یقین کے ساتھ اور حزب اختلاف میں تشریف رکھنے والے ساتھیوں کی تمناؤں اور آرزوؤں کی روشنی میں اس بات کا اعلان کر رہا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس اسمبلی کے ذریعے پاکستان کی جمہوری روایات میں روشن ابواب کا اضافہ

کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے ماضی میں یہ دیکھا کہ اس اسمبلی کے ایوان کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے اور اس ایوان کی وساطت سے حکومت کی سطح پر برسراقتدار جماعت کے اراکین اور ان کی ٹیم کی ذمہ داری پالیسیاں بنانا ہے اور وہ پالیسیاں بنا کر انتظامیہ سے ان پر عملدرآمد کرانا ہے۔ لیکن ماضی کے حالات کا خواہ کچھ بھی تھے ان حالات میں ہم نے دیکھا کہ پالیسیاں ہم نے بنانی تھیں عملدرآمد انتظامیہ نے کرنا تھا لیکن یہ واقعات ہمارے سامنے آئے کہ جو بھی حالات تھے ان کے نتیجے میں پالیسیاں انتظامیہ بناتی رہی اور ان پر عمل کرنے کی ہم کوشش کرتے رہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ بھی دیکھتے رہے کہ اس معزز ایوان کی آئینی' جمہوری اور سیاسی ذمہ داری قانون سازی کے ساتھ پالیسی ساز ادارے کی بھی ہے۔

میں آج کی اس پہلی مجلس میں اپنے اس مقدس ایوان میں تشریف لائے ہوئے معزز اراکین کے پریقین اعتقاد کے ساتھ اور حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھنے والے اپنے محترم بھائیوں سے نہایت عجزوانکساری کے ساتھ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ازراہ نوازش میرے محترم اراکین حزب اقتدار کے ساتھ آئیں اور مل جل کر بیٹھیں' ایک دن نہیں' ایک ہفتہ نہیں' بے شک ایک مہینہ تسلسل سے بیٹھیں اور مجھے عوام کے اس تاریخی Mandate کے پس منظر میں وہ پالیسی ساز فیصلے کر کے دیجئے جن کی آپ کے عوام نے جھونپڑیوں میں بیٹھے ہوئے خواہش کی تھی۔ جنہوں نے آپ کے گاؤں کی تاریکی میں بیٹھ کر آپ سے توقع کی تھی۔ جنہوں نے محلوں میں اور کچی آبادیوں میں بیٹھ کر تمنا کی تھی۔ مجھے ان کی خواہشات کا آئینہ دار بنتے ہوئے' ان کے ترجمان بنتے ہوئے بیٹھ کر پالیسیاں فراہم کر دیجئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو پالیسیاں آپ مجھے بنا کر دیں گے ان پالیسیوں پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس بات کا شدت سے احساس کر رہا ہوں کہ ماضی کے حالات بھی مختلف تھے اس کے تقاضے بھی مختلف تھے۔ مگر آج پنجاب کے عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کو Indiluted mandate دے کر ایک بھاری اکثریت کے ساتھ آپ کو ایوانوں میں بھیجا ہے۔ اور اس کے پس منظر میں ماضی کے مسائل اور تھے آپ کی ذمہ داریاں اور تھی۔ تاریخ نے ہمیں ایک سنہری موقع دیا ہے اور اگر ہم نے تاریخ کی ان حقیقتوں اور صداقتوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری کو قبول نہ کیا تو وقت کسی کا انتظار نہیں کیا کرتا۔ میں اس سلسلہ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ مثال

کے طور پر بدقسمتی سے ہم نے ماضی میں اس وطن میں یہ بھی دیکھا کہ ماضی کی وفاقی حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد پیپلز ورکس پروگرام جیسے ایک ترقیاتی پروگرام کا اجراء کیا لیکن اس نے آئین کے تقاضوں کے مطابق نہ صوبوں کو تعمیری کردار ادا کرنے کا حق دیا اور نہ ہی حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی کو ان تعمیری سرگرمیوں میں شرکت کا موقع دیا۔ ہمیں ماضی کی تلخیوں میں گئے بغیر ماضی کی کمزوریوں سے سبق حاصل کرنا ہے' باقی باتیں تو میں اپنے معزز اراکین کی مشاورت اور ان کی راہنمائی میں حاصل کرنے کے بعد اعلان کروں گا۔ لیکن جناب سپیکر! آج کے اس معزز ایوان کے خوش گوار لمحات میں ایک بات کا اعلان کر رہا ہوں۔ کہ پنجاب کے تعمیر وطن پروگرام میں ہم حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے تمام اراکین کو برابر کا شریک کریں گے۔ تاکہ تعمیر وطن پروگرام میں پنجاب کا ہر قریہ مساوی طور پر منور ہو سکے ۔ مجھے امید ہے کہ میرے یہ جذبات پنجاب کی جمہوری روایات میں ایک خوشگوار تبدیلی کا نقطہ آغاز ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر اس معزز ایوان کے نمائندگان کو جنہوں نے آج مجھے بھاری تعداد میں اپنے اعتماد کے قابل سمجھ کر اپنے ووٹ سے نوازا' میں ایک بار پھر ان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور حزب اختلاف میں بیٹھنے والے ان معزز اراکین جنہوں نے اپنی پارٹی کے ڈسپلن کو بروئے کار رکھتے ہوئے آج اپنی خواہش کے نمائندے کو نامزد کر کے اسے ووٹ دیا۔ ان کو بھی اس جمہوری عمل کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے اور جمہوری روایات کی پاس داری کے لئے ان کو بھی مبارک باد دیتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس اسمبلی کی کارروائی کو آگے بڑھانے کے لئے پنجاب کے ان عوام کے Mandate کے احترام کو کبھی نظر انداز نہیں کریں گے۔ جنہوں نے یہ Mandate کسی منفی ووٹ کے تحت نہیں بلکہ مثبت ووٹ کے تحت دیا ہے۔ اور عوام کے Mandate کے مثبت ووٹ کا احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اب ہم محاذ آرائی میں اپنا وقت ضائع کرنے کی عیاشی نہ کریں۔ ہم پنجاب کی محرومیوں' پنجاب کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے مل جل کر قائداعظم کے ارشاد کے مطابق اسے ایک فی الحقیقت اسلامی فلاحی اور جمہوری معاشرے کے قیام کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کیا جائے۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ آپ یہ سوچیں کہ ایک خوش گوار آغاز سے پنجاب کی خدمت کا موقع فراہم کریں گے۔ اور اس صوبے میں امن و امان اور اس صوبے میں شرافت اور اس صوبے میں جمہوری روایات کی حکومت قائم کرنے کے لئے ایک ایسی ٹیم بن کر آگے بڑھیں گے۔ جس سے پاکستان کے باقی صوبوں کی اسمبلیاں اور ان کے عوام اس کو خراج تحسین پیش

ایسے رکن کا تعین جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو 151

کریں اور جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ محمد خالد خان ! جناب سپیکر! میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ مجھے ایک دو منٹ کے لئے اظہار خیال کا موقع عطا کیا جائے۔

جناب سپیکر:۔ جی راجہ صاحب! آج کے پروگرام میں یہ بات شامل نہیں ہے۔ اس میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج اس موقع پر بہت سے معزز اراکین اسمبلی اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں لیکن قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کی بات کے بعد پھر اس سلسلے کو جاری رکھنا مناسب نہیں ہے۔ پرسوں اجلاس ہو گا جس میں چیف منسٹر پنجاب سے اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے یہ اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ گورنر صاحب کی طرف سے اجلاس کی طلبی کا حکم نامہ موصول ہو گیا ہے۔ یہ میں پڑھ کے سناؤں گا۔ تو جو صاحبان بھی اپنا اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ میں پرسوں اعتماد کے ووٹ کے بعد ان کو اجازت دوں گا یہ دونوں گورنر کے حکم نامے پڑھ لیتا ہوں۔

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from Thursday the 8th of November, 1990 after the ascertainment of the member who commands the majority of the members of the Assembly for purposes of clause (2-A) of Article 130 of the Constitution.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB".

In excercise of the powers conferred by Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan. 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Saturday, the 10th November, 1990 at 11 00 a.m in the Assembly Chambers, Lahore.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB".

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 10 نومبر 1990ء صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)